مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی کی نماز کا طریقہ

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Sar-9011 تاریخ: 26-07-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ امام صاحب شرعی مسافر تھے جس کی وجہ سے انہوں نے چار رکعت والی نماز میں قصر کرنی تھی، ایک رکعت ہو چکی تھی کہ ایک مقیم شخص نے ان کی اقتدا کی، ایک رکعت امام صاحب کے ساتھ پڑھی، قعدہ کیا، امام صاحب نے سلام پھیر دیا، اب مقیم مقتدی امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ رکعتیں کیسے ادا کرے گا، اس کا طریقہ وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں مقیم مقتدی، مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت بغیر قراءت کے ادا کرے گا، پھر التحیات پڑھ کر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گا اور اسے بھی بغیر قراءت کے پڑھ کر قعدہ کرے گا، پھر اگر شروع میں (امام کے ساتھ ادا کی گئی رکعت) میں ثنا نہیں پڑھی تھی، تو اب تیسری رکعت میں ثنا پڑھ کر تعوذ و تسمیہ، سورۃ الفاتحہ اور سورت پڑھے گا، پھر رکوع و سجود اور قعدہ کر کے نماز مکمل کر لے گا۔

تفصیل اس میں یہ ہے کہ مقیم مقتدی اگر مسافر امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز میں صرف ایک

رکعت پڑھے، تووہ لاحق مسبوق کہلاتا ہے اور لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ وہ لاحق ہونے کے اعتبار سے پہلے دو رکعتیں بغیر قراءت کے ادا کرے گا، یعنی قیام کی حالت میں کچھ نہیں پڑھے گا، بلکہ جتنی دیر میں سورۃ الفاتحہ پڑھی جاتی ہے، اتنی دیر خاموش کھڑا رہے گا، پھر مسبوق ہونے کے اعتبار سے ایک رکعت قراءت (سورہ فاتحہ اور سورت) کے ساتھ پڑھے گا، چونکہ اس کی ایک رکعت فوت ہوئی اور دوسری رکعت میں شریک ہوا تھا، تو اس کو چار قعدے کرنے ہیں، جن میں التحیات بھی پڑھنی ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

(1) پہلا قعدہ امام کے ساتھ (2) اور پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت بلا قراءت ادا کرنے کے بعد لاحق ہونے کی حیثیت سے شفع مکمل ہونے کی وجہ سے دوسرا قعدہ کرے گا (3) اور پھر مزید ایک رکعت بلا قراءت پڑھنے کے بعد تیسرا قعدہ کرے گا، کیونکہ یہ رکعت اگرچہ اس کی تیسری ہے، مگر امام کے حساب سے چوتھی ہے اور فوت ہونے والی رکعات کو امام کی نماز کی ترتیب پر ادا کرنا لاحق پر چونکہ لازم ہوتا ہے، اس لیے امام کے اعتبار سے چوتھی رکعت ہونے کی وجہ سے تیسرا قعدہ کرے گا۔ (4) اور پھر مسبوق کی حیثیت سے امام کے ساتھ رہ جانے والی پہلی رکعت کو قراءت (سورہ فاتحہ اور سورت) کے ساتھ آخر میں ادا کر کے قعدہ اخیرہ کرے گا جو کہ اس کی نماز میں چوتھا قعدہ ہو گا۔

مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی کی لاحق مسبوق ہونے کی حیثیت کے متعلق علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1088ھ/1677ء) **لکھتے ہیں:** "مقیم ائتم بمسافر فھو لاحق بالنظر للاخیرتین، وقد یکون مسبوقا ایضا کما اذا فاتہ اول صلاۃ امامہ المسافر" **ترجمہ:** مقیم نے مسافر کی اقتدا کی، تو وہ آخری رکعتوں کے اعتبار سے لاحق ہے اور کبھی وہ مسبوق بھی ہو سکتا ہے، جیسا کہ اس صورت میں جب مقیم کی مسافر امام کے ساتھ پہلی رکعت فوت ہو گئی ہو۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد 01، صفحہ 594، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

لاحق مسبوق کی بقیہ رکعتوں کی ادائیگی کی تفصیل کے متعلق درمختار، بدائع الصنائع، مبسوط سرخسی

وغیرہا کتبِ فقہ میں ہے: واللفظ للاول: ”اللاحق یبدأ بقضاء مافاتہ بلاقراءۃ ثم ماسبق بہ بھا ان کان مسبوقا ایضا “ترجمہ: لاحق پہلے فوت شدہ رکعات بغیر قراءت کے ادا کرے، پھر وہ رکعات جو امام کے ساتھ رہ گئی تھیں (ان کو ادا کرے گا) جب کہ وہ مسبوق بھی ہو۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد 01، صفحہ 595، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) ”ماسبق بہ بھا“ کے تحت لکھتے ہیں: ”قولہ الخ ای ثم صلی اللاحق ماسبق بہ بقراءۃ ان کان مسبوقا ایضا بان اقتدی فی اثناء صلاۃ الامام ثم نام مثلا وھذا بیان للقسم الرابع وھو المسبوق اللاحق الخ “یعنی اگر مسبوق، لاحق ہے، تو قراءت کے ساتھ سابقہ رکعات ادا کرے، مثلاً: اس نے امام کے ساتھ دوران نماز اقتدا کی، پھر سو گیا اور یہ چوتھی قسم کا بیان ہے، جو مسبوق لاحق کے متعلق ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد 01، صفحہ 595، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی کی رکعتیں رہ جائیں، تو اس کے حکم شرعی کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: ”یہ صورت مسبوق لاحق کی ہے، وہ پچھلی رکعتوں میں کہ مسافر سے ساقط ہیں، مقیم مقتدی لاحق ہے۔“لانہ لم یدرکھما مع الامام بعد ما اقتدی بہ“ اور اس کے شریک ہونے سے پہلے ایک رکعت یا دونوں جس قدر نماز ہو چکی ہے، اس میں مسبوق ہے۔”لانھا فاتتہ قبل ان یقتدی“ اور حکم اس کا یہ ہے کہ جتنی نماز میں لاحق ہے، پہلے اسے بے قراءت ادا کرے، یعنی حالت قیام میں کچھ نہ پڑھے، بلکہ اتنی دیر کہ سورہ فاتحہ پڑھی جائے محض خاموش کھڑا رہے۔ بعدہٗ جتنی نماز میں مسبوق ہوا، اسے مع قراءت یعنی فاتحہ و سورت کے ساتھ ادا کرے، پس اگر دونوں رکوع نہ پائے تھے، تو پہلے دو رکعتیں بلا قراءت پڑھ کر بعد التحیات دو رکعتیں فاتحہ و سورت سے پڑھے، اور اگر ایک رکوع نہ ملا تھا، تو پہلے ایک رکعت بلا قراءت پڑھ کر بیٹھے اور التحیات پڑھے، کیونکہ یہ اس کی دوسری ہوئی، پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت اور ویسی ہی بلا قراءت پڑھ کر اس پر بھی بیٹھے

اور التحیات پڑھے کہ یہ رکعت اگرچہ اس کی تیسری ہے، مگر امام کے حساب سے چوتھی ہے اور رکعات فائتہ کو نماز امام کی ترتیب پر ادا کرنا ذمہ لاحق لازم ہوتا ہے۔ پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت بفاتحہ وسورت پڑھ کر بیٹھے اور بعد تشہد نماز تمام کرے۔" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ238، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

لاحق مسبوق نے اگر پہلے ثناء نہ پڑھی تھی، آخری رکعت میں پڑھے، چنانچہ اس کے متعلق مفتی جلال الدین امجدی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:1422ھ / 2001ء) لکھتے ہیں: "بکر لاحق مسبوق ہے امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب کھڑا ہوا، تو قیام میں کچھ نہ پڑھے، بلکہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مقدار خاموش کھڑا رہے، پھر رکوع وسجدہ سے فارغ ہو کر التحیات پڑھے کہ یہ اس کی دوسری رکعت ہوئی، پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت اور ویسی ہی بلا قراءت پڑھے اور پھر التحیات کے لیے بیٹھے کہ یہ رکعت اگرچہ اس کی تیسری ہے، مگر امام کے حساب سے چوتھی ہے **اور پھر کھڑا ہو کر ثناء پڑھے اگر پہلے نہیں پڑھی اور تعوذ وتسمیہ سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھے، پھر رکوع سجدہ اور تشہد کے بعد نماز پوری کرے۔"**

(فتاوی فیض رسول، جلد1، صفحہ373، مطبوعہ اکبر بک سیلرز، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو الفیضان عرفان احمد مدنی

19 محرم الحرام 1446ھ/26 جولائی 2024ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے